REGD NO. P.67
رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
WEEKLY BADR QADIAN
ہفت روزہ بدر قادیان
جلد ۱۵
شمارہ ۳۰
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- فیض احمد گجراتی
شرح چندہ
سالانہ ۔/۱۰ روپے
ششماہی ۔/۶ روپے
ممالک غیر ۔/۱۸ روپے
فی پرچہ
۲۵ نئے پیسے
۲۸ وفا ۱۳۴۵ ہش | ۹ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ | ۲۸ جولائی ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۱ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور مری بلز میں تشریف فرما ہیں اور حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

اسی روز کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو کل درد گردہ کی تکلیف ہو گئی تھی اب کچھ افاقہ ہے احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام مظفر احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ کسی کسی وقت بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

— (ف) —

جماعت احمدیہ بہار کی طرف سے

موسیٰ بنی مائینز (بہار) میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یوم پیشوایانِ مذاہب کا کامیاب جلسہ

پُرامن ماحول میں علماء سلسلہ و دیگر معززین کی پُرلطف تقاریر

رپورٹ مرسلہ مکرم شیخ ابراہیم صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی (بہار)

موسیٰ بنی مائینز۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری چھوٹی سی جماعت کو اس سال پھر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور یوم پیشوایانِ مذاہب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ ۱۸ جون کو پہلے دن کا جلسہ سیرۃ النبیؐ شام کے ساڑھے پانچ بجے زیر صدارت کے۔ این۔ سرکار۔ آئی۔ اے۔ ایس۔ ایجنٹ موسیٰ بنی مائینز منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ نے فرمائی مکرم سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ موسیٰ بنی مائینز نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام پڑھ کر سنایا پروگرام کے مطابق اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر ہوئی۔ آپ نے حضورؐ کے تعلق باللہ کے پہلو پر بڑے ہی سلجھے ہوئے اور دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضورؐ نے پرخطر حالات میں بھی خدا تعالیٰ کا دامن نہ چھوڑا اور اس کی راہ میں سب کچھ قربان کر دیا۔ واقعات اس بات پر شاہد ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بھی آپؐ کو نہیں چھوڑا۔ بلکہ ہر موقعہ پر اپنی نصرت و تائید کے کرشمے دکھائے۔

دوسری تقریر مکرم ماسٹر شرقا علی صاحب ایم۔ اے بنگالی نے کی جو ایک جوشیلے اور مخلص احمدی ہیں کلکتہ سے اس مبارک جلسہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے حضورؐ کی کامل توحید پر بنگالی زبان میں تقریر کی۔ ماسٹر صاحب کی تقریر کو سامعین نے دلچسپی سے سُنا۔

تیسری تقریر مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ کی اسلام اور امن عالم کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے سائنس اور فلسفے کی ترقی کے دور میں روحانیت کو فقدان اور دنیا میں بدامنی و بے چینی کا ذکر کرتے ہوئے مذہب اسلام کے ان اصولوں کو بیان فرمایا جس کے ذریعہ دنیا میں پائیدار امن قائم ہو سکتا ہے۔ فاضل مقرر نے ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُن سنہری ہدایات پر روشنی ڈالی جو آپ نے اپنی وفات سے چند روز قبل اسی غرض سے تحریر فرمائی تھی اس کے بعد صدر جلسہ مکرم کے۔ این۔ سرکار ایم۔ اے نے مختصر طور پر اس جلسہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے مقررین و سامعین حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ صدارتی تقریر کے بعد خاکسار نے صدر جلسہ اور مقررین و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ برخاست ہونے سے قبل سامعین کی خدمت میں مشروبات میں سے لیمن پیش کیا گیا۔

جلسے کا دوسرا دن

یوم سیرت پیشوایانِ مذاہب

دوسرے دن ۱۹ جون بروز اتوار جلسہ یوم پیشوایانِ مذاہب زیر صدارت ڈاکٹر ایس۔ بی۔ سنہا چیف میڈیکل آفیسر موسیٰ بنی منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ نے فرمائی۔ اس کے بعد مکرم شیخ روشن دار صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ موسیٰ بنی نے کلام محمود سے

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ پروگرام کے مطابق دوسرے دن کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ کی جلسہ یوم پیشوایان مذاہب کی غرض و غایت پر ہوئی آپ نے مختصر مگر جامع طریق پر اس جلسہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم سردار گوربخش سنگھ صاحب کی حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر ہوئی۔ سردار جی نے گورو گرنتھ کے بعض شبد پڑھ کر حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی غرض پر روشنی ڈالی۔ تیسری تقریر مکرم ماسٹر شرقا علی صاحب ایم۔ اے بنگالی کی توحید و رسالت اللہؐ اور آپؐ پر ہوئی۔ چوتھی تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ کی رحمۃ للعالمین کے موضوع پر ہوئی آپ نے موثر رنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے رحمت ثابت کیا۔ پانچویں تقریر مکرم ڈاکٹر صاحب جو صدر جلسہ تھے اُن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ہوئی اُنہوں نے حضورؐ کی مکی زندگی سے ہجرت سے قبل اور بعد کے واقعات کو دلچسپ اور ولولہ انگیز الفاظ میں بیان فرمایا۔ چھٹی تقریر مکرم جنارون صاحب بھاگی شری راجندر جی مہاراج کی سیرت پر ہوئی۔ آپ نے شری رام چندر جی مہاراج کی زندگی کے ابتدائی حالات اور چودہ سالہ بن باس کے متعلق واقعات بیان فرمائے۔ ساتویں تقریر مکرم پادری ریورنیس باسکے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر ہوئی۔ اُنہوں نے بنگالی زبان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر ایک نظم پڑھی اور اس پلیٹ فارم کے ذریعہ مذہبی اتحاد پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کی ہوئی آپ نے مذاہب عالم اور میدان عمل میں اس کے تاثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے مذہب کی ضرورت اور اس کے فوائد بیان فرمائے مولوی صاحب کی عالمانہ تقریر کے بعد صدر جلسہ نے مقررین اور سامعین اور جماعت کا شکریہ ادا کیا اور مکرم شیخ فضل احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی نے مذہبی اتحاد پر ایک ہندی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ موسیٰ بنی نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے زاہد آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۸ر جولائی ۱۹۶۶ء

کیا مذہب بیسویں صدی کے مسائل حل کرنے سے قاصر ہے؟

ماہ جون کے پہلے ہفتہ بھارت کے مرکزی وزیر برق و آب شری فخرالدین علی احمد صاحب کے نام سے ایک مضمون "عرب ممالک اور ہندوستانی مسلمانوں کے تعلقات" کے عنوان سے اخبار پرتاپ جالندھر مجریہ ۶/۶/۶۶ میں شائع ہوا۔ جس کے آخر میں لکھا ہے:۔

"عرب قوم پرستی کا قلع قمع کرنے کی غرض سے مفاد پرست قوتوں نے عرب عوام کو مذہب کی بنا پر منقسم کرنے کی کتنی ہی کوششیں کی ہیں۔ متعدد پان اسلامی تحریکوں کی تاریخ کیسے اعادے کی حاجتمند نہیں ترقی پسند لوگوں نے قرون وسطیٰ کے ان نظریوں کی مخالفت کی ہے اور سیکولرازم کے حق میں آواز بلند کی ہے۔ جدید معاشرہ بے حد پیچیدہ ہے مذہب بیسویں صدی کے مسائل حل نہیں کر سکتا۔" (پرتاپ جالندھر ۶/۶/۶۶)

ہر چند کہ یہ مضمون سیاسی نوعیت کا ہے اور سیاست ہمارا موضوع بحث نہیں ہوتا مگر چونکہ اقتباس کے خط کشیدہ آخری حصہ میں مذہب کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ صرف اسی حد تک اس نقطۂ نظر کا جائزہ لیں۔

قبل اس کے ہم اصل بات شروع کریں سب سے پہلے ہمیں اس عبارت کو وزیر صاحب موصوف کی طرف نسبت دیئے جانے کے متعلق شرح صدر نہیں۔ کیونکہ اس طرح کا خیال تو مذہب کے بارہ میں گہرا مطالعہ نہ ہونے کا نتیجہ ہے اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وزیر صاحب موصوف کی شخصیت ایسی ہو۔ بہت ممکن ہے کہ وزیر صاحب نے اس موضوع پر تقریر کی ہو۔ اور ضمناً آپ نے مذہب کا بھی ذکر کیا ہو۔ اور تقریر کی رپورٹنگ میں غلطی ہو یا یہ تقریر کسی دوسری زبان میں ہو۔ اور پرتاپ نے ترجمہ کرنے میں غلطی کی ہو ـــــ بہر حال جو بھی صورت ہو یہ ایک حقیقت ہے کہ پنجاب میں سب سے زیادہ شائع ہونے والے اس اردو روزنامہ میں اس شکل میں یہ حصہ شائع ہوا۔ اور ہزاروں ہزار لوگوں نے پڑھا۔ اس میں مذہب کے بارہ میں جو نقطۂ خیال پیش کیا گیا ہے وہ یقیناً درست نہیں۔

گو ایک مسلمان کی طرف منسوب ہو کر اس قسم کی بات شائع ہونا حیرت و استعجاب کا باعث تو ہے لیکن بعید از قیاس نہیں۔ کیونکہ اس زمانہ میں مذہب کو اسی نقطۂ نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے افادی پہلو کو نہ صرف نظر انداز کیا جا رہا ہے بلکہ ایک طبقہ کی طرف سے تو ایک منصوبہ بند طریق سے مذہب کو ملیامیٹ کر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس قسم کے خیالات اسی سلسلہ کی اہم کڑیاں ہیں۔ عجیب بات ہے کہ جس زمانہ میں مذہب کی نسبت زیادہ ضرورت تھی اس زمانہ میں سب سے زیادہ مذہب ہی سے تنافر پیدا کیا جا رہا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح ایک انسان اپنی ذات کا خالق نہیں وہ قدم قدم پر کسی بیرونی سہارے کا محتاج ہے۔ ذاتی طور پر وہ نہیں جانتا کہ اپنی زندگی کس نہج پر چلائے کہ وہ انسانیت کے قیمتی جوہر کھلیں اور وہ اپنا مقصد حیات پانے میں کامیاب ہو جائے۔ یہ مذہب ہی ہے جو اس کے سامنے وہ ضابطہ حیات پیش کرتا ہے جس پر چل کر انسانیت کی اعلیٰ قدریں اجاگر ہوتی ہیں۔ اس کے بغیر وہ اندھیرے میں محض ٹامک ٹوئیاں مارتا پھرتا ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑی بھول ہے کہ سرے سے مذہب کے افادی پہلو کا انکار کر دیا جائے۔ اور ایک بے کار سی چیز سمجھ کر اُسے نظر انداز کر دیا جائے ـــ!!

دراصل مذہب کے بارہ میں ایسی غلط فہمی حقیقی مذہب اور اس کی جامع اعلیٰ تعلیمات سے لاعلمی اور عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ چونکہ اس وقت دنیا کے اندر اس قسم کے خیالات کا غلبہ اُن افراد کے غور و فکر کا نتیجہ ہے جن کے سامنے مسیحیت یا یہودیت وغیرہ بطور مذہب رہے ہیں۔ جو مرور زمانہ کی وجہ سے خود ہی اپنی افادی حیثیت کھو چکے تھے۔ اس لئے لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ مذہب اُن کی مطلوبہ ضرورت کو پورا نہیں کرتا۔ حالانکہ ان جملہ مذاہب کی حالت اس وقت اُس درخت کے مشابہ ہے جو ایک لمبی عمر پا لینے کے بعد تازہ اور بہترین پھل دینے کے قابل نہ رہا ہو۔ افسوس کہ ان لوگوں کی تلاش اُس کامل و اکمل مذہب کو سٹڈی کرنے سے قاصر رہی ہے۔ جو ایک زندہ درخت کی طرح وقت پر پھل دیتا اور ان سب توقعات کو پورا کرتا ہے جو صحیح اور سچے مذہب سے وابستہ کی جاتی ہیں۔ ہماری مراد اس سے مذہب اسلام ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ فی زمانہ حقیقی معنوں میں مذہب کہلانے کا صرف اور صرف اسلام ہی کو حق حاصل ہے

اس لئے

- ـــ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ کامل و اکمل مذہب ہے
- ـــ اس کی تعلیم فی الواقع کامل و اکمل ہے
- ـــ اس کی تعلیم عصر حاضر کے جمیع تقاضوں کو پورا کرتی ہے
- ـــ اس کے اندر اُن تمام مسائل کا حل بڑی ہی عمدگی سے کیا گیا ہے جو نہ صرف بیسویں صدی کو درپیش مسائل بلکہ قیامت تک پیش آنے والے سب مسائل کا اصولی رنگ میں حل بتاتا ہے ـــ!!

ـــــــ ٭ ـــــــ ٭ ـــــــ ٭ ـــــــ ٭ ـــــــ

مضمون کے زیر ذکر حصہ میں کہا گیا ہے کہ

"جدید معاشرہ بے حد پیچیدہ ہے۔ مذہب بیسویں صدی کے مسائل کو حل نہیں کر سکتا۔"

سوال پیدا ہوتا ہے کہ

(۱) جدید معاشرہ سے کیا مراد ہے۔ اُسے کس طرح کی پیچیدگیوں کا سامنا ہے؟

(۲) پھر بیسویں صدی کے بڑے بڑے مسائل کیا ہیں جن کے حل سے مبینہ طور پر مذہب قاصر ہے؟

(۳) اور اگر ان مسائل کا حل مذہب کر سکتا ہے تو کیسے؟

فی زمانہ سائنس نے اس قدر ترقی کی ہے۔ دور دراز دنیا کو انتہائی قریب کر دیا ہے دنیا اس قدر سمٹ چکی ہے کہ ناممکن ہے کہ کوئی ملک یا قوم دوسری دنیا سے منقطع ہو کر الگ تھلگ زندگی بسر کر سکے۔ اس طرح کے بدلے ہوئے حالات نے ماشیہ ایک جدید معاشرے کو جنم دیا ہے جس میں مختلف طبقات۔ مختلف طبائع اور نظریات کے افراد یا اقوام کا باہم خوشگوار تعلقات برقرار رکھنا ضروری ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مذہب تنگ نظری کی تعلیم دیتا ہے جس کا اپنا ہی مخصوص دائرہ ہے۔ اسلئے عصر حاضر کے تقاضوں سے مذہب میل نہیں کھاتا ـــ!!

اگر غور سے دیکھا جائے تو اس طرح کی باتیں کرنے والے لوگ درحقیقت کنوئیں کے مینڈک ہیں۔ مذہب کے بارہ میں اُن کا علم محض سطحی قسم کا ہے۔ مذہب کی حقیقت اُس کی زندہ تاثیرات اور عظیم القدر خوبیوں سے یہ لوگ یکسر بے خبر ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ اس وقت دنیا میں ایسا مذہب بھی ہے جس کا دامن تنگ نظری کے داغوں سے بالکل پاک و صاف اور نہایت درجہ وسیع ہے۔ اس کی جامع تعلیمات ساری دنیا کو اپنا بنا لینے والی ہیں اور وہ پیارا مذہب "اسلام" ہے جس کے بارہ میں پوری تحقیق اور تجربہ کے بعد ایک انسان بے ساختہ یہ کہہ اٹھتا ہے کہ ؎

جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پس جدید معاشرہ کی مقتضیات دیکھ کر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اسلام نے اپنی جامع تعلیمات کے ذریعہ نوع انسان کے لئے ایک کامل ضابطۂ حیات پوری تفصیل کے ساتھ پیش کیا کہ کسی مرحلہ پر کسی طرح کی کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی۔

مذہب اسلام کے پاس تعلیمات کی ایسی کتاب ہے جو نوع انسان کے خالق و مالک کی طرف سے اُن کی فلاح و بہبود کے لئے نازل کی گئی اُس کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے اور اپنے اندر حکمت کے دریا رکھتا ہے

اس کا رسولؐ جس کی معرفت اس پیارے مذہب کو دنیا سے روشناس کرایا گیا تھا۔ صحیح معنوں میں "انسان کامل" تھا۔ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں اس بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ بطور اُسوۂ حسنہ ہے۔ آپؐ پر زندگی کے تمام حالات گذرے ان سب حالات میں آپؐ نے نوع انسان کے لئے شاندار نمونہ چھوڑا جو قدم قدم پر قابل تقلید ہے۔

اس لئے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اس زمانہ کا معاشرہ بدل گیا اس کے کچھ نئے تقاضے ہیں۔ اسلام کا وسیع دامن سب پر حاوی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان ہر قسم کے تعصبات کو چھوڑ کر اسلام کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے اور اس کے مقرر کردہ ضابطۂ حیات کے مطابق اپنی زندگی کو چلانے کا تہیہ کرے ـــ!!

رہا دوسرا اور تیسرا سوال کہ بیسویں صدی کے بڑے بڑے مسائل کیا ہیں۔ اور مذہب اسلام نے اُن کا کیا حل بتایا۔ اس پر ہم اگلی اشاعت میں بالتفصیل روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

ـــــــ وباللہ التوفیق ـــــــ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـــــــ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

"دُرِّ یتیم"

رقم فرمودہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

ایک دن قادیان میں بہت عرصہ ہوا ہم دونوں کسی یتیم بچے کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ حضرت سیّدنا بڑے بھائی صاحب مصلح موعود رض نے فرمایا کہ "یتیم پر کتنی بھی توجہ کرو اور اپنی جانب سے محبت اور دلداری کا سلوک کرو مگر اس کی طبیعت میں اخلاق میں بوجہ یتیمی ایک نہ ایک خامی ضرور رہ جاتی ہے۔ یہ تو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی معجزہ ہے کہ باوجود یتیم ہونے کے آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ و حسنِ خلق کے ہر باریک سے باریک پہلو میں کمالِ تام حاصل تھا۔ یہ بات ہر کسی کو حاصل ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ یہ بھی آپؐ کی سیرتِ طیبہ کا ایک خاص نشان ہے۔

اور یہ بات بالکل درست ہے کہ کتنا بھی اچھا بدل ماں باپ کا مل جائے کسی یتیم کو۔ مگر قدرتی امر ہے کہ والدین کی کمی کوئی دوسرا پوری نہیں کر سکتا۔ اور ان حالات میں سے گذرنے کی وجہ سے یتیم کبھی تو احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کبھی حسد اور جلن دوسرے بچوں کو دیکھ کر اس کے دل میں گھر کرتے ہیں۔ کبھی جذبات کو دبانے کے سبب وہ نفسیاتی مریض بن جاتا ہے۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں دوسروں کو ستا کر اپنے کو تسکین پہنچانا چاہتا ہے یا اپنے آپ کو خراب کر کے مٹا ڈالنا چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ معجزانہ ظہور یہ خُلق تام ہمارے نبی کریم صلعم سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین کے وجودِ مبارک سے ہی ہوا کہ باوجود یتیمی میں ابتدائی عمر گذارنے کے آپؐ کو ہر قسم کے خلق احسن میں کمال حاصل ہوا۔ بچپن سے ہی وہ ایک نور تو تھا ہی جس کو اللہ تعالےٰ نے شمع ہدایت بنا کر تمام عالم کے لئے بھیجا تھا۔ پھر اس مولا نے شروع سے ہی اپنی آغوشِ رحمت میں لے کر دستِ قدرت سے تربیت فرمائی۔ اپنی پناہ میں لے کر ہر بد اثر سے بچایا۔ اور "خلق عظیم" کا مقام عطا فرمایا۔ ہر قدم پر راہنمائی فرمائی اور الٰہی روشنی ہر آن آپؐ کے ساتھ ساتھ چلتی رہی۔

آپؐ بچے تھے کیا وجہ تھی کہ جب اور بچے چیز مانگتے یا کسی خواہش کے لئے ماں سے تقاضا کرتے تو ہمارا محبوب آقا الگ خاموش کھڑا رہتا۔ کبھی بچی ہمجولیوں اور بچوں کی طرح کچھ نہ مانگتا۔ اسی لئے تا کہ وہ ہمارا پیارا ہمارے پیارے خدا کا محبوب یتیم تھا۔ ننھا سا دل شرماتا تھا جھجکتا تھا کہ کہیں اعتراض نہ ہو جائے۔ کوئی جھڑک نہ دے۔ جو اس کی طبعی غیرت گوارا کر ہی نہ سکتی تھی۔

چھوٹی عمر کے بچے ماں سے باپ سے لپٹ کر ضد کرتے اور محض پیار کروانے کی خاطر بھی مانگتے ہیں کسی وقت ضرورت نہ بھی ہو تو محض اپنی جانب متوجہ کرنے کو اور محبت کا اظہار چاہنے کو پیچھے۔ اور بے موقعہ سوال کرتے ہیں یہ ایک قدرتی جذبہ ہے جو کم عمری اور ناسمجھی کی عمر تک کارفرما رہتا ہے۔ پھر سمجھ آنے پر خود بخود اولاد کا طریق ادب کا رنگ اختیار کر کے مہذب ہو جاتا ہے۔ اور ماں باپ کی محبت اور پیار تربیت اور اصلی بہی خواہی کے لئے سنجیدگی کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔

مگر بچہ تو آخر بچہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے۔

"اَلصَّبِیُّ صَبِیٌّ وَلَوْ کَانَ نَبِیًّا"

تو میرا مندرجہ بالا زائد تحریر سے یہی مطلب تھا کہ آخر آپؐ بچہ ہی تو تھے۔ کیا یہ نہ ہو سکتا تھا کہ آپؐ کے دل میں کسی بھی عزیز کی بے مروتی بے توجہی یا کسی ہم عمر کی سختی کا اثر باقی رہ جاتا اور آپؐ کا دل گلوں شکوں سے بھرا رہ کر نعوذ باللہ کوئی خراب اثر چھوڑ جاتا۔ مگر نہیں آپ کو تو خود ہزار دل ماؤں باپوں سے بڑھ کر شفیق و ودود و کریم آپ کا خدا پال رہا تھا۔ اس ماحول اور یتیمی کے پردہ سے تو ہردار دو جہاں بنتا تھا تو کیسے اس گوہرِ بے بہا میں کوئی بھی نقص رہ جاتا۔ آپؐ کے اخلاقِ حسنہ پر نظر ڈالیں تو مہرِ پہلو مہرِ تاباں سے بڑھ کر چمک رہا ہے۔ کہیں داغ و دھبہ نظر نہیں آتا۔ جب محکوم و مظلوم رہے جب بھی اعزا سے تعلق اور رشتہ کے مدارج کے مطابق بہتر سے بہتر سلوک رکھا۔ جب تک وہ آپؐ کے مالکِ حقیقی کے تعلق میں حائل ہونے میں کوشاں نہ ہونے لگے۔ کسی عزیز سے منہ نہیں پھیرا۔ کسی بزرگ کی خدمت محبت عزت کرنا ترک نہیں فرمایا۔ بے شک حبیب خدا تعالےٰ کا معاملہ درمیان میں آن پڑا۔ تو آپؐ چچا کو جن کو محسن جانتے تھے ان کی پیشکردہ تمام (بزعم خود) بیش بہا عنایات کو ٹھکرا کر چلے آتے کہ نہیں چچا تمام جہانوں کی نعمتیں ایک طرف اور میرا اللہ ایک طرف مجھے اس ذات کے سوا کچھ درکار نہیں۔

جب خدا تعالےٰ نے حکومت بخشی فتح و نصرت کے ساتھ آپؐ اسی مقام محترم میں پہنچے۔ جہاں آپؐ پر طرح طرح کے ظلم توڑے جا چکے تھے تو آپؐ نے جس رحم و کرم کا نمونہ دکھایا اس کا جواب نہ تھا نہ ہو سکتا ہے۔ ایک بخشش کا دریا تھا جو بہہ رہا تھا۔ رحمت کی بارش تھی جو برس رہی تھی۔ زمین یہ خلق و کرم دیکھ کر حیرت سے تک رہی تھی۔ اور آسمان سے فرشتے درود و سلام بھیج رہے تھے۔ اور اپنے پیارے "دُرِّ یتیم" کو اس کا پیدا کرنے والا محبوب اس کا خالق اس کا مالک اس محبت سے دیکھ رہا تھا جس محبت کی نظر اس نے اور کسی پر نہ ڈالی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے میرے پیارے رب و حبیب نعم المجیب تو ازلی ابدی خدا ہے نہ معلوم کتنے عالم پیدا ہو کر ختم ہوئے اور کتنے ہوں گے کتنی دنیا آباد ہوں گی۔ تیرے کام کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ ایک سلسلہ ختم ہو گا تو نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ تیرے بندے بھی ہوں گے۔ نبی بھی آئیں گے۔ تیرا کلام بھی اُترے گا۔ سبھی کچھ ہو گا اور ہوتا رہے گا۔ مگر مجھے تیری ہی رحمتِ بے پایاں کا واسطہ جتنا تو چاہے کسی کو مرتبہ بخشنا۔ مگر اپنا قرب اپنی محبت میرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر کسی کو نہ عطا فرمانا۔ تیرے پیار کی دولت ان سے زیادہ کسی کے حصہ میں نہ آئے۔ ان کے درجات تا ابد بڑھتے چلے جائیں۔ زیادہ ہی زیادہ ہر گھڑی۔ ہر لحظہ زیادہ ہی زیادہ۔ یا اللہ میری دعا کو سن اور میری کمزوریوں پہ درگزر فرما۔ میرے گناہوں کو معاف کر دے۔ آمین۔

مبارکہ

(الفضل سیرت النبیؐ نمبر [illegible])

اخلاقِ فاضلہ کا نہایت اعلیٰ نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو اخلاقِ فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسےٰؑ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ان تمام اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تو خلق عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے۔ تو اس سے یہ مطلب ہو گا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائلِ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔"

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص حاشیہ در حاشیہ [illegible])

سونگھڑہ (اڑیسہ) کے جلسہ سالانہ کیلئے دو پیغام

سونگھڑہ (اڑیسہ) میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کے موقعہ پر مورخہ ۵ر و ۶ر مئی کو جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس موقعہ کے لئے مقامی جماعت کی درخواست پر ربوہ سے دو روح پرور پیغامات آئے تھے۔ مگر ڈاک کی خرابی کے باعث بروقت نہ پہنچ پائے نہ ہی جلسہ میں سنائے جا سکے۔ اس لئے احباب جماعت کے روحانی استفادہ کے لئے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ ہر دو پیغامات ہمیں مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ نے برائے اشاعت بھجوائے ہیں:-

(۱) پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مکرم برادرم سید فضل عمر صاحب کی طرف سے خاکسار کے نام ایک خط آیا ہے جس میں انہوں نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ آپ کے سالانہ جلسہ کے موقع کے لئے یہ ناچیز کوئی پیغام ارسال کرے۔

سب سے پہلے تو آپ سب بھائیوں اور بہنوں اور چھوٹوں اور بڑوں کی خدمت میں محبت بھرا اسلام پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو جنہوں نے اس کے مامور کی آواز پر لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی بیشمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے جو جماعت احمدیہ میں اسلئے داخل ہوئے کہ اپنے رب کو راضی کریں۔ اور اس لئے داخل ہوئے کہ ان کے دلوں میں دین مصطفےٰ صلعم کا درد ہے۔ عزیزو اپنے مقصد کو کبھی فراموش نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ آپکو فراموش نہیں کرے گا۔ اسلام جو خدا کا پیارا دین ہے۔ غریب ہو گیا جیسے اسلام کی غربت تڑپ باقی نہیں اور جس کی یہ تڑپ اُسے راتوں کو اٹھا کر گریہ کناں اس کے رب کے قدموں میں نہیں لے جاتی وہ قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسُول کے حضور شرمسار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو اس دن کی رسوائی سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سچی توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ اور اُس کے رسول کے جھنڈے کو سب جھنڈوں سے بلند کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ صاف ہو کر اور سیدھے ہو کر اور اپنی نفسانیت پر موت وارد کرنے کے بعد خدا کے ہو جائیں اور ابراہیم صفت بن کر اسلمت لرب العالمین کا نعرہ اپنے دل کی گہرائیوں سے بلند کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ مسیح پاک کی پیروی میں مجسم درد بن جائیں۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ محمد۔

والسلام

آپ کا ایک نہایت ہی ناچیز بھائی اُپنے رب کی مغفرت اور آپ بھائیوں کی مخلصانہ دعاؤں کا طالب

مرزا رفیع احمد ربوہ

(۲)

محترم و مکرم سید فضل عمر صاحب کٹکی سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط ۱۴۸/۲۰/۶/۶۶ ملا محترم مرزا مبارک احمد صاحب مسجد کوپن ہیگن کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے یورپ جا چکے ہیں۔ دفتر وکالت تبشیر کی طرف سے میں آپ کو یہ پیغام ارسال کر رہا ہوں۔

برادران: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس مقصد کے لئے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی وہ باہمی اخوت، میل جول، تعلیم دین اور اسلامی محبت کا پرچار تھا۔ خدا تعالیٰ کرے کہ جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا یہ سالانہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ کی بنیاد کے مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کی برکات سے متمتع ہوں۔ اسلام امن، صلح اور آشتی کا پیغام ہے اور یہ ایک بہت بڑا پیغام ہے خدا تعالیٰ ہم سب کو اس پیغام کو سمجھنے اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

احباب کو ہماری طرف سے سلام محبت پہنچا دیں اور دعا کی تحریک فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

والسلام

خاکسار نذیر احمد مبشر قائمقام وکیل التبشیر

ربوہ

منعقدہ جلسوں کی رپورٹیں جلد بھجوائی جایا کریں

جماعتوں میں وقتاً فوقتاً جلسے منعقد ہوتے ہیں لیکن احباب اس کی رپورٹ جلد نہیں بھجواتے۔ اس طرح خبریت کے ساتھ جلسوں کا افادی پہلو بھی متاثر ہوتا ہے۔ اور اگر ایسی رپورٹیں جلد مرکز میں پہنچ جائیں۔ تو بروقت شائع ہو کر زیادہ مفید نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ تاخیر سے موصول ہونے والی رپورٹیں بالعموم اشاعت سے رہ جاتی ہیں۔ اور جماعتوں کو شکایت ہوتی ہے۔ اگر احباب اس طرف توجہ دیں تو ایسی شکایات خود بخود رفع ہو جائیں۔

نیز ہر رپورٹ مختصر جامع ہونی چاہیئے کیونکہ ہفتہ وار اخبار میں اسی قدر گنجائش نکل سکتی ہے زیادہ نہیں ــــ (ایڈیٹر)

اعلانِ نکاح - صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ کلکتہ میں بتاریخ ۵ ار مئی ۱۹۶۶ء مکرم و محترم جناب سید غلام مصطفےٰ صاحب آف مظفر پور کی صاحبزادی سیدہ حمیدہ بیگم (متعلمہ بی۔ اے) کا نکاح جناب ایس۔ ایم رضوان (ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ ایڈ انسپکٹر) فرزند ارجمند مکرم مولوی عبدالستار صاحب آف بلاری کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان کرام و احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے باعث برکت و رحمت بنا دے۔ آمین ـــ عزیزہ حمیدہ بیگم سلمہا حضرت سید وزارت حسین صاحب کی نواسی، مکرم سید اختر احمد صاحب اور مکرم جناب سید فضل احمد صاحب ایس۔ پی کی بھانجی ہیں۔ خاکسار

تاسیس فضلِ عمرؓ

ایسی عظیم قربانی پیش کریں کہ آپ کے عشق و وفا کی داستان ہمیشہ زندہ رہے

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ ناظم وقفِ جدید ربوہ

اسلام کی سربلندی اور عالمگیر فتح کی جو بے قرار تمنا حضرت فضلِ عمرؓ کے دل میں موجزن تھی اس نے مشرق و مغرب کے کتنے ہی دوسرے سینوں کو بھی متموّج کر دیا اور کتنے ہی دوسرے دل بھی خدمتِ دینِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے امڈتے ہوئے جذبات سے بھر گئے۔

کتنے ہی منجمد سینے اُس کے عزم کی گرمی سے پگھلے اور اُن میں نیک عزائم کا کا ایک تلاطم برپا ہوگیا۔ اس کے مسیحا نفس نے دُنیا کے سرد خانوں میں پڑے ہوئے ہزاروں مردوں کو جلا بخشی اور وہ مادہ پرستی کی قبروں سے نکل کر باہر آ گئے۔

ساقی کوثر کے اس مست مئے عشق غلام نے لاکھوں پیاسوں کو قرآنی علوم کے زندگی بخش جام پلائے اور اسی آبِ بقا کو لے کر وہ دوسری مُردہ روحوں کو سیراب کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ کوئی سفید فام مردوں کی طرف چل پڑا اور انہیں حیاتِ نَو کی خوشخبری دی تو کسی نے سیاہ فام نعشوں کے چہروں پر ابدی زندگی کے چھینٹے ڈالے۔

اے فضلِ عمر کے روحانی فیوض سے فیض پانے والے محبان کے گروہ کہ جو نصف صدی تک اُن کے ہاتھوں علوم قرآن کا آبِ حیات پیتے رہے اور آخری دم تک اُن کے حلقۂ بیعت میں داخل رہے لاریب وہ ظاہری دل تو ٹھنڈا ہو گیا جو کبھی غلبۂ اسلام کے لئے آتشِ زیر پا ولولوں کا مسکن تھا۔ وہ دل تو ٹھنڈا ہو گیا لیکن کیا تمہارے قلوب میں آج بھی اُس کی یاد اُسی طرح شعلہ بداماں نہیں؟ کیا آج بھی تم اپنے فعّال ارادوں کی تپش کو اُس ایک دل کی گرمیٔ رفتار کا مرہون نہیں پاتے؟ وہی دل جو زندگی بھر سینکڑوں ہزاروں بار ہزار ہا سینوں میں اپنی ہی سی لَو لگاتا رہا جس نے دل بدل سینہ بسینہ خدمتِ دین کے فروزاں جذبات کی لاتعداد شمعیں روشن کر دیں۔

بے شک وہ سینہ بظاہر دفن ہوگیا جو مہبطِ انوارِ الٰہی تھا اور بظاہر وہ ذہن ہمیشہ کی نیند سو گیا۔ جو افکارِ دینیہ کا زرخیز منبع تھا بظاہر مُند گئیں وہ آنکھیں جو صحیفۂ خداوندی کی ورق گردانی کرتے ہوئے آیت آیت معارفِ قرآن کا رس چوسا کرتی تھیں۔ اور بظاہر بند ہو گئے وہ ہونٹ جن سے علم و عرفان کے سرمست و سرشار ہوتے صبح و مسا پھوٹا کرتے تھے۔ تاہم کسے انکار ہے کہ آج بھی وہ نور کرن کرن اُس کے حلقۂ عشاق کے سینوں میں محفوظ ہے۔

آج بھی سینکڑوں ہزاروں ذہن اُسی کے افکار کا پرتو لئے ہوئے تدابیرِ دینیہ میں ہمہ تن مشغول ہیں اور آج بھی اُس کی تربیت یافتہ آنکھیں شہد کی مکھیوں کی سی جستجو اور لگن لئے ہوئے گلشنِ قرآن کے بوٹے بوٹے کلی کلی پتے پتے سے عشق کرتی ہیں۔ ہزاروں لب ایسے ہیں کہ جنہوں نے اُن دو ہونٹوں سے کھلنا اور بند ہونا سیکھا اور آج تک اُسی کے پُر سحر خطاب کی یاد لئے ہوئے اُسی خطاب کے زیر و بم سے اپنے کلام کو ہم آہنگ کرنے میں کوشاں ہیں۔

پس ایک فضلِ عمر تو گذر گیا لیکن ایک فضلِ عمر آج بھی زندہ ہے۔ وہ زندہ ہے اپنے متبعین اور محبان کی دلی آرزوؤں اور تمناؤں میں۔ وہ اُن کے افکار، اُن کے اعمال، اُن کے دل کی دھڑکنوں۔ اور اُن کے سانسوں میں زندہ ہے اُس خدمتِ اسلام میں جو وہ کرتے ہیں اور تادمِ واپسیں کرتے رہیں گے اور اُس عشقِ رسولِ عربیؐ میں زندہ ہے۔ جو اُن کی رگ رگ کے ذرّے ذرّے میں سرایت کر چکا ہے اور کبھی جدا نہ ہوگا۔

تاسیس فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک آپ کی اسی روحانی زندگی کو نیا خون اور نئی توانائی دینے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ پس اے محبان کے گروہ اُٹھو حدیث کے ایک ایک نقش میں اُس محبوب چہرے کے روحانی نقوش کو دیکھتے اور جانتے اور پہچانتے ہوئے آگے بڑھو اور ایک یادگار قربانی کے ساتھ اپنے جُدا ہونے والے امام کو الوداع کہو آگے بڑھو تاکہ اس مُحسن امام سے ہماری محبت کی یہ عجیب داستان ہمیشہ زندہ رہے!

کیسے عجیب تھے وہ دن اور ان کی لذت کیسی بے مثل اور غیر فانی تھی۔ جب ہم محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق غلام کے حضور میں خدمتِ دینِ محمدؐ کے لئے اکٹھا کرتے تھے۔ جب دینِ اسلام کی خاطر ہم اس کی ہر آواز پر اپنی جانیں اور اپنے اموال اور اپنی اولادیں اور صبح و شام کے آرام نچھاور کیا کرتے تھے وہ دن جب ہم نے اپنے گھروں کی آسائش کو خیرباد کہا اور اپنے آقا محمد عربی کا قرآن لئے ہوئے زمین کے کناروں کی طرف نکل کھڑے ہوئے۔ وہ دن جب ہم نے اس کی گرجتی آواز سُن کر مغرب کے کلیساؤں میں بلند بانگ اذانیں دینے کے عزم باندھے۔ وہ دن جب یورپ کے مشرک ویرانوں میں مسجدیں بنانے کے لئے اس نے ہمیں اپنی طرف بلایا تو ہم نے اپنے بچوں کی معصوم امنگوں پر چھُریاں پھیر دیں۔ بہتیرے خوش قسمت ایسے تھے جو عمر بھر کی پونجیاں لے کر حاضر ہو گئے اور کتنی ہی نیک بیبیوں نے اپنے زیور بیچ ڈالے اور اطلس و کمخواب سے بے نیاز ہو گئیں۔ وہ دن جب اسلام کی رگوں میں خون دوڑانے کے لئے وہ ہم سے جان مانگتا تھا تو ہم جانیں لئے ہوئے اس کی طرف دوڑتے تھے اور مال مانگتا تھا تو اپنے گھروں کی کنجیاں پیش کر دیتے تھے۔ پھر سعادت اسی میں جانتے تھے کہ جانیں بھی قبول کی جائیں اور اموال بھی۔

پس اے اسیرانِ عشق محمدؐ جو ایک ہی زمان و مکان کی حدود میں یکجا کئے گئے تمہارا امام ایسا نہ تھا کہ اس عالی شان کارناموں کو مٹنے دیا جائے تم ایسے نہیں کہ تمہارے نیک کاموں پر فنا کو وارد ہونے کی اجازت ملے۔ نہیں نہیں! بلکہ وہ دن تھے، وہ دن وہ زمانہ اُن ایام کی نیک یادوں کا ایک ایک پہلو اس قابل ہے کہ اُسے ابد الآباد کی زندگی عطا ہو۔

پس آگے بڑھو اور فضلِ عمرؓ کی یاد میں اُس کے اس احسانِ عظیم پر اظہارِ تشکر کے رنگ میں کہ اس نے ہمیں شب و روز دینِ محمدؐ کے لئے قربانیوں پر آمادہ کیا۔ ایک اور عظیم قربانی اسلام کے احیائے نَو کی خاطر پیش کرو تا ایسا ہو کہ تم گزر بھی جاؤ تو تمہارے عشق و وفا اور جذبۂ تشکر کی داستانیں ہمیشہ زندہ رہیں۔ تا ایسا ہو کہ تم گزر بھی جاؤ تو تمہارے وہ سب نیک اعمال زندہ رہیں جو تم عمر بھر غلبۂ اسلام کی خاطر بجا لاتے رہے ہو۔ تا ایسا ہو کہ تم گزر بھی جاؤ تو تمہاری طرف سے جاری رہنے والے نیک کاموں کے ثواب فضلِ عمرؓ کی روح کو ہمیشہ ہمیش پہنچتے رہیں۔ اور تمہاری روحوں پر بھی خدا تعالےٰ کے فضلوں اور انعاموں کی بے حساب بارش ہو کہ وہ اپنے مخلص بندوں کی نیکیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور اُس کی رحمت کے خزانے بے حد و حساب ہیں۔

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

تحریک جدید کیلئے علاقہ جنوبی ہند کا دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی

(۲)

روایات میں آتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ میں ایک مرتبہ باہر سے کچھ مہمان قادیان آئے لنگر خانہ میں کھانے کا انتظام کرنے کیلئے کوئی چیز موجود نہ تھی تو حضور نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا کوئی زیور فروخت کر کے لنگر خانہ کے لئے سامان منگوایا۔

شیموگہ سے ۲۶ ؍ کو روانہ ہو کر جب ہم شیمولا اور غرازوں میں سے گذرتے ہوئے بنگلور کی طرف سفر کر رہے تھے تو مجھے یہ روایت یاد آگئی۔ اور میری روح اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئی کہا وہ زمانہ کہ حضورؑ کے مہمان آتے ہیں تو حضورؑ زیور فروخت کر کے انتظام کھانے کا کرتے ہیں۔ اور کجا یہ زمانہ کہ حضورؑ کے نہایت حقیر اور ادنیٰ ترین غلام ہزاروں ہزار میل کا سفر مرکز کی طرف سے کرنے کیلئے نکلتے ہیں اور سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے سالانہ صرف سفر پر خرچ کر دیتے ہیں۔

قادیان کے راستہ میں چاروں طرف طرف رکاوٹیں کھڑی کر دینے والے مخالفین اور احمدیت کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا دینے والے ہزاروں علماء اگر سوچیں تو اس میں ان کے لئے عبرت اور قبولِ حق کا کافی سامان موجود ہے۔ کہ ان کی تمام تر کوششوں کو خدائی ہاتھ نے کس طرح نامرادی کی قبر میں سلا دیا۔ اور احمدیت آفاقِ ہند ہی نہیں آفاقِ عالم تک پھیل کر رہی

شیموگہ سے بنگلور کوئی ۸ گھنٹے کا سفر ہے۔ درمیان میں کوئی جماعت نہیں۔ اور یہی حال ہندوستان کے تمام صوبوں کا ہے کہ کافی فاصلوں پر مختلف جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ اسلئے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ملک کے مختلف حصوں میں احمدیت کا بیج بویا گیا ہے۔ اور کون کہتا ہے کہ احمدیت کا بیج کوئی معمولی شئے ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں اور وہ تخم میرے ہاتھ سے بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

" اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے "

چھ لفظ ہیں۔ مگر ان میں کتنی شوکت ہے کتنا جلال ہے۔ کتنی زبردست پیشگوئی ہے یہ۔ جسے آج ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آپؑ نے جو بیج بویا تھا اس کے صرف دو چار دانے جنوبی ہند کے مختلف مقامات پر گرے تھے۔ صرف دو چار دانے! اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان دانوں سے فصلیں تیار ہو رہی ہیں اور وہ دو چار دانے جنوبی ہند کے علاقہ میں کم از کم چار درجن جماعتوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ قادیان سے ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو ہزار میل کے فاصلہ پر واقع یہ جماعتیں خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ اور اشاعتِ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کے لئے اپنے دل میں تڑپ رکھتی ہیں۔

تحریک جدید تاریخ احمدیت کا ہی نہیں . . . . بلکہ تاریخ اسلام کا ایک ایسا معجزہ ہے جس کی مثال اسلام کے صدر اول اور زمانہ احمدیت کے درمیان کہیں نہیں ملتی۔ ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تحریک کے ذریعہ سے ہم خاک نشینوں کو عرش نشین بنا دیا۔ اور اشاعتِ اسلام کا وہ جذبہ اور ولولہ جماعت کے اندر پیدا کر دیا کہ رہتی دنیا تک کرۂ ارض پر طلوع ہونے والا ہر نیا دن احمدیت اور اسلام کو نئی شان و شوکت میں دیکھا کرے گا۔ احمدیت کیا تھی؟ احمدیت وہ جوش اور ولولہ تھا جو ایک برتن کے اندر اُبل رہا تھا۔ یوں جیسے فروٹ سالٹ گلاس میں پڑا ہوتا ہے۔ جونہی اس میں تحریکِ جدید کا پانی ڈالا گیا وہ اُبل پڑا اور کناروں کو عبور کر گیا۔ اور پھر چشمِ عالم نے حیرت کے ساتھ دیکھا کہ دنیا کے گوشے گوشے میں محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اور آج اکنافِ عالم میں احمدیت کا بیج بکھرا پڑا ہے جیسے یہ چھوٹی سی جماعت اپنے خون کے ساتھ سینچ رہی ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے۔ اور ہم میں سے لاکھوں لوگ ابھی زندہ ہوں گے کہ اس وقت کو دیکھیں گے کہ احمدیت علماء فلاسفر اور سائنسدانوں کا موضوع بن جائے گی۔ اور پھر احمدیت کی تاریخ پیدائش سے تین سو سال گذرنے تک تو خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہے گا کہ احمدیت کو غلبہ حاصل ہو جائے گا

۸ ؍ جولائی کی صبح کو ہم بنگلور پہنچے۔ احباب سے ملاقاتیں کیں۔ وعدے لئے۔ چندے وصول کئے۔ اگلے روز رات کو محترم بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کے مکان پر سیرت النبی صلعم کا جلسہ تھا جس کے لئے شہر میں کافی تشہیر کی گئی تھی اور جلسہ کے لئے کافی اہتمام کیا گیا تھا۔ حسنِ اتفاق سے حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ سکندرآباد کے پوتے محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی بھی ان دنوں میں بنگلور میں تھے۔ ان کی بھی ایک تقریر رکھی گئی تھی جو فلکیات سے متعلق تھی۔

۸ ؍ کو جمعہ تھا۔ مکرم صدر صاحب کے مکان پر نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اور مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے خطبہ جمعہ میں ہی تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ نماز کے بعد وہیں وعدے لکھے گئے۔ ۹ ؍ جولائی کو بھی احباب سے ملاقاتیں کر کے وعدے اور رقوم لی گئیں۔ رات کو جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت (بی ایم داؤد احمد صاحب) اور نظم (بی ایم نثار احمد صاحب) کے بعد تین تقریریں ہوئیں۔ مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ شیموگہ اور مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے سیرت طیبہ کے موضوع پر مؤثر تقریریں کیں۔ بارش کے باوجود جلسہ کی حاضری خوب تھی۔ اور جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔

بنگلور سے ۱۰ ؍ جولائی کو بس کے ذریعہ روانہ ہوئے اور شام کو مرکرہ پہنچ گئے۔ مرکرہ ایک نئی جماعت ہے۔ مگر خدا کے فضل سے جوش و اخلاص رکھتی ہے اس چھوٹی سی جماعت نے کافی ہمت کر کے انجمن احمدیہ کے لئے ایک مکان بارہ ہزار میں خریدا ہے اور کافی خرچ کر کے اسے ٹھیک کیا ہے یہیں نمازیں ہوتی ہیں۔ اور مبلغ مرکرہ بھی یہیں رہتے ہیں۔ اس جماعت کے اکثر دوست تجارت پیشہ ہیں۔ جو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں باہر تھے۔ صرف چند دوستوں سے ملاقات ہو سکی۔ مکرم پی احمد علی صاحب جو خدا کے فضل سے چندے وغیرہ دینے میں فراخ حوصلہ ہیں۔ ان دنوں بیمار تھے۔ ان سے گھر پر جا کر ملاقات کی گئی۔ موصوف آجکل تجارت میں خسارہ کے باعث پریشان بھی ہیں۔ احباب ان کی پریشانی کے ازالہ کے لئے دعا کریں۔ رات کو مختصر سی تقریب کے بعد احباب سے وعدے لئے گئے اور اگلے روز ہم منگلور کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس دورہ میں منگلور، منجیشورا اور موگرال کی جماعتیں شامل نہ تھیں لیکن چونکہ گذشتہ دورہ وصیت ۱۹۶۴ء کے وقت بھی یہ جماعتیں نظر انداز ہو گئی تھیں۔ اور پھر ہم اپنے اس دورہ میں سے گنجائش بھی نکال سکتے تھے۔ اس لئے ان جماعتوں کو بھی دورہ میں شامل کر لیا گیا۔ اور اگلی جماعتوں کو تار کے ذریعہ پروگرام کی تبدیلی سے اطلاع دے دی گئی۔ اور ہم شام کے وقت موگرال پہنچ گئے۔ موگرال میں مکرم صدیق امیر علی صاحب اور دوسرے چند احمدی دوست ہیں۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب اس علاقہ کے مخلص ترین دوستوں میں سے ایک ہیں۔ اور جماعت کی ہر تحریک میں ذوق شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ ان کے بڑے فرزند صدیق اشرف علی صاحب نے گذشتہ سال قادیان میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا اور اب بی اے کی تیاری کر رہے ہیں۔ صدیق امیر علی صاحب کے بعض جائداد کے مقدمات چل رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

یوں تو میسور کا علاقہ بھی کافی خوبصورت ہے۔ اور بنگلور کو جنوبی ہند کا سرینگر کہا جاتا ہے۔ لیکن قدرت کا جو حسن مرکرہ سے چل کر بس کے سفر میں منگلور تک اور منگلور سے ٹرین کے سفر میں کالیکٹ تک نظر آتا ہے۔ وہ نہایت دلفریب ہے۔ خدا جانے وہ دہریہ جو منہ کے چھوٹے ... کو دیکھ کر فوراً تسلیم کر لیتا ہے کہ یہ فلاں کمپنی نے بنایا ہے وہ قدرت کے حسین نظارہ فردوس کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی کو کیوں تسلیم نہیں کرتا جسے ہندوستان کے اس مغربی ساحل پر اپنے حسن کے جلوے دکھا بجا یوں بکھیر دیئے ہیں کہ ہر قدم پر یہ عدن کی پیمایش لا کر دل اور ضمیر بے تاب ہو جاتے ہیں۔ مرکرہ اور مضافات میں اونچے نیچے سبز پوش پہاڑوں اور وادیوں کے سلسلے۔ ناریل کے درختوں کے جھنڈ جو ہر ماہ باردار ہوتے ہیں۔ اور ہر ماہ پھل دیتے ہیں۔ سپاری کے نرم و نازک اور سر بلند درخت اتنے نازک کہ پھونک مارنے سے جھومنے لگیں۔ اتنے بلند کہ چوٹی کو دیکھنے کے لئے ٹوپی اُتارنی پڑے۔ وہ جب معمولی سی ہوا کے جھونکوں سے جھومتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے وجد میں آکر خدا کی حمد کے ترانے گا رہے ہیں۔ پھر ہر چند سو گز کے فاصلہ پر پہاڑوں کی وادیوں میں شور مچاتی اور بل کھاتی ہوئی ندیاں اور پھر جہاں تہاں کبھی مدھم اور کبھی اونچے سروں میں گیت گاتے ہوئے صاف و شفاف پانی کے جھرنے۔ اور جنگل میں خود رو خوبصورت پھولوں کا مسحور کن نظارہ۔ بڑا ہی ظالم اور اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے وہ دہریہ جو مرکرہ سے چلے وقت منکرِ خدا ہو اور منگلور پہنچنے تک مومن نہ بن جائے!

موگرال منجیشورا اور منگلور کے احباب سے ملاقاتیں کرتے اور وعدے لیتے ہوئے ہم ۱۴ ؍ کو پینگاڈی پہنچے۔ اسی رات کو مسجد

(باقی صفحہ ۹ پر)

کینیڈا میں ایک احمدی نوجوان کا جذبۂ تبلیغ

(از قلم مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مظفرپور)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعثت کے ابتدائی ایام میں اللہ تعالیٰ نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:-
"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الہام الٰہی ایسے پُرخطر ایام اور نامساعد اور سخت مخالف حالات میں نازل ہوا۔ جبکہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے الفاظ باقی رہ گئے تھے لیکن آج اس الہام الٰہی کا ہر مقدس لفظ ایک مجسم حقیقت بن کر سامنے آگیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ معجزانہ طور پر تبلیغ اسلام کے ٹھوس اور نہایت کامیاب باقاعدہ مشن اکناف عالم پر قائم کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے جہاں باقاعدہ مبلغین اس اہم ترین فریضہ کو باحسن انجام دے رہے ہیں اور ہزارہا غیر مسلموں سے اسلام کی صداقت منوا کر انہیں آغوشِ اسلام میں لا رہے ہیں اور اس طرح یہ مقدس قافلہ شرک و تثلیث اور دہریت کی وادیوں کو حجت و برہان اور آسمانی نشانوں کی رُو سے پامال کرتا چلا جا رہا ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کا اعتراف آج احمدیت کے اشد ترین مخالف بھی کرنے پر مجبور رہیا۔

اس منظم اور ٹھوس نظام تبلیغ کے علاوہ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ ہر مخلص احمدی خود کو اسلام کا ایک کامیاب مبلغ یقین کرتا ہے۔ اس لئے وہ مخلصین جو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں یا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرونی ممالک میں جاتے ہیں یا پھر تعلیم حاصل کرنے کے بعد بیرونی ممالک میں ہی ملازمت اختیار کر لیتے ہیں وہ اپنے دوسرے فرائض منصبی کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اعلیٰ طبقہ میں اسلام کی طرف سے نہایت کامیاب اور لاجواب مدافعت کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں۔ اور کسی بھی اہم تبلیغی موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

انہی خوش قسمت افراد میں سے ایک مخلص نوجوان کے متعلق کینیڈا کے مشہور اخبارات میں سے قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے دو اقتباسات کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

تعارف اقتباسات درج کرنے سے قبل موصوف کا تعارف کرا دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ نوجوان ہمارے مظفرپور کے سید غلام مصطفیٰ صاحب کے بڑے صاحبزادہ ڈاکٹر سید یوسف احمد صاحب ہیں۔ جو بی۔ ایس۔ سی ملیگ اور بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ میں پی۔ ایچ۔ ڈی گلاسگو یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں اور اس وقت کینیڈا کے سب سے بڑے کارخانہ "اٹامک انرجی" میں انجینئر کے ممتاز عہدہ پر فائز ہیں۔

۱۔ عربی زبان میں ایک ضرب المثل ہے کہ:-

الفضل ماشھدت بہ الاعداء

یعنی فضیلت وہ ہوتی ہے جس کا اعتراف مخالفین بھی کریں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی ایک تقریر کے متعلق جو صداقت اسلام کے موضوع پر تھی ایک

Church Bulletin

میں ایسا ہی اعتراف کیا گیا ہے جس کا ترجمہ از انگریزی حسب ذیل ہے:-

"اسلام" ایک مسلمان کی تبلیغ عیسائیوں کو" کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ

بروز اتوار ۱۷ اپریل (۱۹۶۶ء) ایک کھلے اجلاس میں ڈاکٹر ایس۔ وائی۔ احمد اسلامی عقائد اور اعمال کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے ان تمام عیسائیوں کو جو مجلس میں حاضر تھے یہ منوا دینے اور یقین کرا دینے میں پوری طرح کامیاب رہے کہ دنیا کے جدید ترین اور عظیم ترین مذہب (اسلام) کو ضلالت اور گمراہی قرار نہیں دیا جا سکتا اسلام جس کا شیوع ساتویں صدی عیسوی میں مکہ سے ہوا ایک ایسا مذہب ہے جو ایک خدا کو پیش کرتا ہے اسی خدا کو جو ابراہیم کا خدا تھا اسحٰق کا خدا تھا یعقوب کا خدا تھا اور مسیح کا خدا تھا۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں خدا کے نبی تھے۔ اور دونوں میں سے کوئی بھی خدا نہ تھا۔ نیز وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی چہرہ نمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کی اور اپنا کلام آپ پر نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جو وحی آپ پر نازل فرماتا تھا آپ اسکو لکھوا دیتے تھے۔ جو مسلمانوں کی مقدس کتاب اور قرآن کے نام سے موسوم ہے۔

اس خطبہ کے بعد مسلمان مہمان اور ST. Baranbas گرجا کے ممبروں کے ساتھ مکالمہ اور سوال و جواب بھی ہوتا رہا۔

خلاصہ یہ کہ یہ شام ایک کامیاب شام رہی۔ اس لئے کہ مذہبی تعصب کو دور کرنے کے سلسلہ میں یہ گفتگو آگے کی طرف ایک مختصر مگر کامیاب قدم ثابت ہوا۔"

Anglician Church (کینیڈا)
(Deep River

(۲)

ڈاکٹر صاحب موصوف کی اسلامی خدمات کے سلسلہ میں دوسرا اقتباس جناب ڈاکٹر پرکاش شاستری کی ایک تقریر کے جواب میں ہے۔

شاستری صاحب موصوف نے جب گذشتہ مارچ اپریل میں امریکہ کا دورہ کیا تھا اس وقت کینیڈا کے ایک مشہور ترین اخبار میں آپ کا ایک بیان شائع ہوا تھا جس کا جواب ڈاکٹر صاحب موصوف کی جانب سے ایک لاجواب چیلنج کے ساتھ شائع ہوا جس کا عنوان ہے:-

بچپن کی شادیاں

ترجمہ از انگریزی

(میں نے ہندوستان دیکھا)

Beverly gray

کا مضمون زیر عنوان:-

(آج بھی زندہ کل بھی پائندہ) جو آپ کے اخبار محبریہ ۲ اپریل (۱۹۶۶ء) میں سفرنامہ کے باب میں شائع ہوا ہے۔ بڑی دلچسپی سے پڑھا۔ میں ایک ہندوستانی بھی ہوں اور ایک مسلمان بھی یہ ایک حقیقت ہے کہ میرا ملک روئے زمین پر سب سے زیادہ آباد جمہوریت ہے اور اس کا دستور اساسی لامذہبیت پر مبنی ہے جس پر بجا طور پر مجھ کو فخر ہے۔ مگر مجھے ڈاکٹر پرکاش شاستری کے اس تبصرہ سے سخت دھکا لگا اور دکھ پہنچا ہے جو انہوں نے ہندوستان میں بچپن کی شادیوں کی ابتدا پر کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ:-

"بچپن کی شادی کی ابتدا مسلمانوں کے فتوحات کے وقت سے شروع ہوئی۔ مسلمان ہر اس غیر شادی شدہ لڑکی کو جس کو وہ پا سکتے تھے اٹھا لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ نہایت صغر سن بچیوں کو بھی۔ اور ان کو وہ خود اس وقت تک پالتے تھے جبتک کہ وہ سن بلوغ کو نہ پہنچ جائیں۔ اس لئے ہندوستان کے باشندے اپنی لڑکیوں کی شادی کر ڈالتے تھے بعض اوقات چار پانچ سال کی بچیوں کی بھی۔ اس طرح وہ ان کو مسلمانوں کے ہاتھ لگنے سے محفوظ کر لیتے تھے۔ کیونکہ مسلمانوں کو شادی شدہ عورتوں سے دلچسپی نہیں تھی۔ خواہ وہ شادی محض رسم اور نام کی ہی کیوں نہ ہو"

جناب عالی! یہ بیان سراسر جھوٹ اور محض وہم اور خیال آرائیوں پر مبنی ہے۔ اس مواد کا عشر عشیر بھی تاریخی حقائق سے بہم نہیں پہنچایا جا سکتا۔

میں ڈاکٹر شاستری صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کسی مستند تاریخی شہادت سے اپنی ان قیاس آرائیوں کو ثابت کر دکھائیں۔ کسی متعصب اور فرقہ پرست کی تحریر قابل استناد نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ ایسی کوئی تاریخی شہادت یا سند نہ پیش کر سکیں جس کا مجھے یقین ہے کہ وہ ہرگز ایسا پیش نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ اس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ تو میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اپنے اس طرح کی خرافات پر اشرافانہ طور پر معافی مانگیں۔

جناب عالی! میں آپ کو اور آپ کے قارئین کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمانوں نے ہرگز کبھی بھی چھوٹی بچیوں کو نہیں پکڑا کہ سن بلوغ تک ان کو اپنے پاس رکھیں۔ یہ بات تو مسلمانوں کے بنیادی اصول اور عقیدہ کے خلاف ہے"

(g. lobe & mail
ronto, Canada
Thrusday April
14th, 1966)

ایک مسئلہ اور اس کا جواب

(از نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

مسئلہ:۔ ایک دوست نے دریافت کیا کہ:۔

یہاں میّت کو قبر تک پہنچانے میں اختلاف رائے ہے کوئی کہتے ہیں کہ تابوت کو میّت کے سر کی طرف سے قبرستان لے جایا جائے اور کسی کا خیال ہے کہ پاؤں کی طرف سے لے جایا جائے یعنی آگے پاؤں کا حصہ بڑھے پیچھے سر کا حصہ چلے مؤخر الذکر رائے رکھنے والے یہ دلیل دیتے ہیں کہ وفات کے بعد میت کو قبلہ کی طرف پاؤں اور مشرق کی طرف سر کرکے لٹا دیا جاتا ہے تاکہ منہ قبلہ کی طرف رہے شمالاً و جنوباً میت کو لٹا دینے سے شمال کی طرف سر ہو تو قبلہ کی طرف منہ ہو سکتا ہے مگر میت کو اگر کھڑا کر دیا جائے تو منہ اس کا قبلہ کی طرف نہیں ہوگا۔ شرقاً غرباً لٹانے سے اور سر کو مشرق کی طرف اور پاؤں کو مغرب کی طرف سے میت کو اگر کھڑا کیا جائے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہوگا

حدیث میں آتا ہے کہ میت کو جب قبرستان کی طرف لے جاتے ہیں تو گنہگار منہ پھاڑ پھاڑ کر چیختا ہے چلاتا ہے اور گھر کی طرف بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو خدا کے بندے ہوتے ہیں اور نیکوکار ہوتے ہیں وہ خوش خوش قبرستان کی طرف چلے جاتے ہیں اور یہ بات میت کے پاؤں کو آگے رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ میت کو کھڑا کر دیا جائے تو اس کا رُخ قبرستان کی طرف ہوگا گویا کہ وہ خوش خوش جا رہا ہے بصورت دیگر مجبوراً اسے زبردستی پکڑ کر لے جاتے ہیں وہ جانا نہیں چاہتا وہ گھر کی طرف جانا چاہتا ہے۔

اب رہنمائی فرماویں کہ کونسی بات اچھی اور مناسب معلوم ہوتی ہے۔ حدیث اور حضرت نبی اکرمؐ کے صحابہ کرام کے طرزِ عمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام کی تقریر و تحریر و طرزِ عمل سے مطلع فرماویں۔

جواب: محترم مفتی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

جنازہ کو کندھوں پر اُٹھا کر قبرستان لے جانا اور اس کی تدفین میں حصہ لینا ایک شرعی حکم ہے اور شرعی حکم کی بنیاد قرآن کریم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات یا آپ کی سنت پر ہے۔ ہم اپنے قیاس اور خود ساختہ حکمت سے کسی امر یا طریق کار کو شرعی قرار نہیں دے سکتے۔

اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جنازہ اُٹھانے کے بارہ میں جو ہدایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ملتی ہے وہ یہ ہے کہ میت کو چارپائی یا اسی شکل کی کسی چیز مثلاً سٹریچر وغیرہ پر لٹانا چاہیئے۔ حدیث میں اس کیلئے "سریر" کا لفظ آیا ہے۔ پھر اس جنازہ کو کم از کم چار آدمی اُٹھائیں البتہ اگر کوئی مشکل یا عذر ہو تو دو آدمی بھی اُٹھا سکتے ہیں۔ اسی طرح بوقت ضرورت سواری کے کسی جانور، گاڑی یا چھکڑے وغیرہ پر بھی جنازہ کو قبرستان کی طرف لے جا سکتے ہیں۔

احادیث میں ایسی کوئی تشریح نہیں ملتی جس سے بالوضاحت یہ پتہ چل سکے کہ جنازہ لے جاتے وقت میت کا سر کس طرف اور پاؤں کدھر ہونے چاہئیں۔ تاہم طبعی طریق جسے سنت عملی اور امت کے تعامل نے واضح نے واضح کیا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے عملاً اس کی تصدیق فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ میت کا سر ادھر ہونا چاہیئے جدھر جنازہ لے جایا جا رہا ہے۔ اور حکمت دینی کا بھی یہی تقاضا ہے۔

فقہ کی کتابوں میں جنازہ اُٹھانے کا جو طریق لکھا ہے وہ یہ ہے:۔

"تحمل الجنازة من جوانبها الأربع فيبدء الذي يريد حملها بالمقدم الأيمن من الميت فيجعله على عاتقه الأيمن ثم المؤخر الأيمن على عاتقه الأيمن ثم المقدم الأيسر على عاتقه الأيسر ثم المؤخر الأيسر على عاتقه الأيسر" (تحفة الفقهاء ۲۸۶)

یعنی جنازہ چار اطراف سے اُٹھایا جائے جو شخص جنازہ کو کندھا دینا چاہے وہ پہلے میت کے اگلے حصہ کی دائیں جانب کو کندھا دے پھر اس کے پچھلے حصہ کی دائیں جانب کو کندھے پر رکھے پھر اگلے حصہ کی بائیں جانب کو کندھا دے اور آخر میں پچھلے حصہ کی بائیں جانب کو کندھا دے۔

طبرانی کی روایت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من حمل جوانب السرير الأربع كفر الله عنه اربعين كبيرة۔ یعنی جو جنازہ کو چاروں اطراف سے اُٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے قصور معاف کر دیگا۔

جس حدیث کا سوال میں حوالہ دیا گیا ہے وہ اپنے الفاظ کے لحاظ سے کسی مستند کتاب کی روایت نہیں اور معنوی لحاظ سے گو درست ہے لیکن اس کا تعلق قطعی طور پر عالم روحانیت سے ہے عالم ظاہر سے نہیں اس لئے اس کی وجہ سے تواتر عملی کو ترک کرنا جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

موسیٰ بنی مائینز میں سیرت النبی کا جلسہ (بقیہ صفحہ اوّل)

لے سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا اور پھر صدر جلسہ اور معززین اور سامعین حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ برخواست ہونے سے قبل سامعین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

دو دن کے اس جلسہ کا سارا انتظام خاکسار اور مکرم سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کے زیر نگرانی ہوا۔ مبلغ سلسلہ نے تھوڑے سے وقت میں گورنمنٹ اور کمپنی کے افسران اور معززین کو دعوتی کارڈ بھیجنے کے علاوہ ہر ایک سے انفرادی طور پر ملاقات کرکے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ ان افسران اور معززین میں سے بیشتر حضرات جلسہ میں تشریف لائے۔ اس علاقہ میں چونکہ موسم برسات شروع ہوگیا تھا۔ دوسرے دن کے جلسہ کی کارروائی شروع ہونے میں تھوڑا سا وقت رہ گیا تھا تو زور کی بارش شروع ہوگئی۔ شامیانہ پر سے پانی نیچے گرنا شروع ہوگیا۔ احباب جماعت گھبرا گئے کہ اب کیا ہوگا۔ ایک دوست نے سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کو آواز دی کہ اب کیا ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ گھبرائیں نہیں جلسہ کا وقت ہونے دیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور بارش بالکل بند ہوگئی اور مطلع بالکل صاف ہوگیا۔ الغرض دونوں دن کے مبارک جلسہ میں خدا تعالےٰ کا خاص فضل شامل حال رہا۔ الحمد للہ

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان نے ہماری درخواست پر تعاون فرماتے ہوئے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ کو جلسہ میں شمولیت کے لئے ہدایت فرمائی اور اس موقع پر بنگالی لٹریچر ارسال فرمایا جماعت احمدیہ موسیٰ بنی کے اراکین مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے جلسہ کے دیگر انتظامات میں ہر طرح تعاون کیا مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ نے ہماری درخواست پر تکلیف گوارا فرما کر جلسہ میں شرکت فرمائی۔ مکرم ماسٹر محمد مشرف علی صاحب بنگالی ایم۔ اے ہمارے جلسہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے اور حوصلہ افزائی کی۔ مکرم کے ایم رام مرتی صاحب ایم۔ اے لیبر اینڈ ویلفیئر آفیسر موسیٰ بنی اور مکرم ڈاکٹر ایس پی سنہا صدر جلسہ اور مکرم چودھری ابو المحسنات صاحب ایم۔ پی ہماری درخواست پر تشریف لائے اور حوصلہ افزائی کی۔ مکرم عنایت کریم صاحب رئیس اعظم موسےٰ بنی نے بھی اپنی جیب خاص سے تعاون فرمایا۔ اور اپنے کارکنان کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوکر حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالےٰ ان سب حضرات اور جملہ دیگر معززین و سامعین کو اس کا نیک اجر عطا کرے۔ میں جماعت احمدیہ موسےٰ بنی کی طرف سے سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا کرے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔

آمین۔

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے

مختلف مقامات میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

اوریں میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اور بعض دیگر تبلیغی و تربیتی مصروفیات

مکرم جناب سید شمس الدین احمد کی دعوت پر خاکسار ۱۲ر جولائی کو اوریں پہنچا۔ اور ۱۳ر کو بعد نماز مغرب محترم سید صاحب موصوف کے دولتکدہ کے وسیع صحن میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ حاضری تقریباً پانچصد افراد پر مشتمل تھی۔ ہندو مسلم مرد اور مستورات سب ہی اجلاس میں شریک ہوئے۔ بتایا جاتا ہے کہ اتنا بڑا مجمع اوریں جیسے گاؤں میں اس سے قبل کم ہی ہوا ہے۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردے کا بھی مناسب انتظام تھا۔

جلسہ کی کارروائی محترمی حضرت سید وزارت حسین صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ خاکسار نے سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تفسیر پیش کرتے ہوئے تقریر کا آغاز کیا۔ اور قرآن کریم، احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی روشنی میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ان احسانات کی وضاحت کی جو مسلمانوں اور غیر مسلموں، مردوں اور عورتوں، امراء اور غرباء، اولین اور آخرین پر حاوی ہیں۔ یہ تقریر سوا گھنٹہ تک جاری رہی اور نہایت سکون کے ساتھ حاضرین نے سماعت فرمائی۔ بعد کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ ہر طبقہ خیال کے لوگوں نے تقریر کو بہت پسند کیا۔

آخر میں صدر محترم نے مختصر طور پر سیرت کے بعض پہلوؤں پر نیز جماعت احمدیہ کی نمایاں خدمات کو دلنشیں انداز میں پیش کیا۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کو برخاست فرمایا۔ مکرم سید شمس الدین احمد صاحب کی جانب سے آخر میں حاضرین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

یہ مبارک تقریب مکرم جناب سید شمس الدین احمد صاحب نے اپنے بڑے صاحبزادہ الحاج ڈاکٹر سید سہیل احمد صاحب سلمہٗ کے نکاح کے سلسلہ میں منعقد کی جو ان دنوں ولایت میں مقیم ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کا نکاح ۷ر جون ۱۹۶۶ء کو قادیان دارالامان میں عزیزہ ڈاکٹر نعیمہ سلطانہ M.B.B.S. Final کے ساتھ ہوا جس کا اعلان صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں فرمایا۔ اور از راہ شفقت حضرت صاحبزادہ صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی نے مبارکباد کا تار بھی سید صاحب موصوف کو ارسال فرمایا۔

ڈاکٹر سید سہیل احمد سلمہٗ مسٹر سید خلافت حسین صاحب بیرسٹر مرحوم کے پوتا ہیں۔ مرحوم حضرت سید ارادت حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سید وزارت حسین صاحب کے بڑے بھائی تھے۔

مکرم سید شمس الدین احمد صاحب کے ایک دوسرے صاحبزادہ سید ریاضت حسین تاج سلمہٗ نے میڈیکل یونیورسٹی کے ایک امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ انہی دو خوشیوں کے سلسلہ میں آپ نے سیرت النبیؐ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نہایت مبارک تقریب منعقد فرمائی۔

خانپور ملکی اوریں سے معلوم ہوا کہ مکرم جناب سید محمد عاشق حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی علیل ہیں۔ لہٰذا خاکسار ۴ر جولائی کو خانپور ملکی (بیمار پرسی کے لئے) پہنچ گیا۔ موصوف احمدیت کے لئے فدائیت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اور مرکزی کارکنان کے ساتھ خصوصی تعاون آپ کا قابلِ صد احترام شیوہ ہے۔ آپ کو پیشاب میں چینی آرہی ہے۔ علاج جاری ہے۔ لیکن کمزوری بڑھ رہی ہے۔ خاکسار کے پہنچنے پر آپ بہت خوش ہوئے۔ ڈیڑھ روز خاکسار کے ساتھ ہی مسجد اور مہمانخانہ میں گذارا۔ حالانکہ آپ کئی روز سے بوجہ کمزوری گھر سے باہر آنے میں احتیاط برت رہے تھے۔ آپ نے اس دوران متعدد مرتبہ فرمایا کہ مجھے آپ سے ملاقات کرکے بڑی تقویت ملی ہے اور میں اپنے جسم میں کافی قوت محسوس کرنے لگا ہوں۔ آپ نے نہایت درد اور الحاح کے ساتھ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور درویشانِ کرام سے خاکسار کے توسط سے درخواست دعا کی ہے کہ اللہ اپنے خاص فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ اور حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

موصوف کے دو صاحبزادے عزیزم شریف خالد اور عزیزم شمس عالم اسلم نے پری یونیورسٹی کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

خاکسار ۵ر جولائی کو خانپور ملکی سے روانہ ہوکر ۶ر کو واپس بخیریت مظفرپور پہنچ گیا۔ اس سفر میں انفرادی تبلیغ و تربیت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس سفر کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ اور ناچیز خادم سلسلہ کو باحسن خدمت سلسلہ کی تادیر توفیق عطا فرما دے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پہ چلائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار

عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جمشید پور میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جمشید پور ۱۰ر جولائی۔ جلسہ سیرت النبیؐ خاکسار کی صدارت میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم عقیل احمد صاحب نے کی اور نظم خوانی عزیزم ہمام الدین صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالمجید صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات عورتوں پر تقریر کی۔ آپ نے حضور کی بعثت سے پہلے عربوں کی زبوں حالی نیز عورتوں کے ساتھ بدسلوکی کا مختصر ذکر کیا۔ اور آپ کی بعثت کے بعد عورتوں کی عزت کس طرح بڑھ گئی۔ اس کا بھی تذکرہ فرمایا۔ نیز آپ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی جو تاکید حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اس کو بھی بیان کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے "حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل اور نبی کامل" کے موضوع پر مختصر سی تقریر کی۔ سب سے پہلے خاکسار نے احباب جماعت سے یہ گذارش کی کہ حضور صلعم کی سیرت جاننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ حضور کے سب سے بڑے عاشق صادق حضرت احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ ہم نے حضورؐ کی سیرت کا صحیح نقشہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے طفیل ہی معلوم کیا ہے اور حضرت اقدسؑ نے جو بھی درجہ پایا وہ حضور ہی کا فنا ہوکر ہی پایا۔ پس کیا ہی مبارک ہے وہ ہستی جس کی کامل پیروی نے ایک اُمتی کو نبوت کے درجہ سے سرفراز فرمایا۔ پس ہم کو بھی چاہیئے کہ حضورؐ کی سیرت کا مطالعہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی روشنی میں کریں اور اسوۂ رسولؐ کو اپنا کر روحانیت کے اعلےٰ مقام تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ پھر خاکسار نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت انسان کامل کے لحاظ سے بیان کی۔ اس سلسلہ میں حضورؐ کے بچپن، جوانی اور حضور کی مختلف حیثیتیں انسان ہونے کے ناتے سے بیان کیا اور احباب جماعت سے تلقین کی کہ ہم اسوۂ رسول صلعم کو اپنا کر صحیح معنوں میں انسان اور احمدی مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد خاکسار نے نبیٔ کامل کی حیثیت سے حضورؐ کی سیرت کو بیان کیا۔ اس ضمن میں خاکسار نے خاتم النبیین کی مختصر تفسیر بیان کی اور ثابت کیا کہ حضور نہ صرف نبیٔ کامل تھے بلکہ نبی گر تھے یعنی کمالاتِ نبوت میں نہ کوئی آپ کا ہم پلہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ہے سہ

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال
وہ سب جمع ہیں آپ میں لا محال
صفاتِ جمالی اور صفاتِ جلال
ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال
محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

بعد دعا جلسہ برخواست ہوگیا۔

خاکسار سید حمید الدین احمد
سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جمشید پور

دورہ (بقیہ صفحہ ۶)

میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں مکرم مولوی بسم اللہ صاحب نے تقریر کی اور تحریک جدید کی اہمیت بیان کی احباب نے وعدے لکھوائے اور اگلی صبح کرم کنانور پہنچ گئے۔ ۱۵ر کو جمعہ تھا۔ نماز جمعہ کنانور میں ہی ادا کی گئی۔ رات کو مقامی جماعت کی میٹنگ ہوئی جس میں خواتین بھی برعایت پردہ شامل ہوئیں۔ احباب و خواتین نے تحریک جدید کے وعدے لکھوائے۔ کنانور میں مقامی جماعت نے ایک بہت خوبصورت چھوٹی سی مسجد بنوائی ہے کیرالہ کی یہ ساری جماعتیں قریب قریب ہیں اور ساری جماعتوں نے ہی ہمت کرکے خدا کے فضل سے مسجدیں بنوائی ہوئی ہیں۔ اور جن کی مسجدیں ابھی نہیں بنیں ان کے پاس انجمن کیلئے کافی جگہ ہے یہ بڑی ہمت کا کام ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔ کنانور کے مکرم امین صاحب صدر ہیں۔ ان کے فرزند عزیزم عبدالحق صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی قادیان میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ گویا ہم ہم۔ کیرالہ اس لحاظ سے بھی مرکز کے ساتھ مضبوط تعلق رکھتا ہے کہ اس نے اپنے فرزند خدمتِ سلسلہ کے لئے پیش کئے ہیں۔ کنانور سے ۱۶ر کو ہم کوڈالی چلے گئے۔ اور وہاں رات کو مسجد احمدیہ میں ایک میٹنگ کی گئی جس میں

مولوی سید ابوالمحسن صاحب آف سونگڑہ کی یاد میں

گذشتہ پرچہ میں صفحہ ۹ پر ایک مفصل مضمون شائع ہوا ہے جو مکرم سید محمد احمد صاحب سابق پراونشل امیر اڑیسہ کا رقم فرمودہ تھا افسوس کہ اخبار بدر میں موصوف کا اسم گرامی شائع ہونے سے رہ گیا۔ احباب تصیح فرمالیں۔

(ادارہ)

مضامین کی رسیدگی

۱۔ گذشتہ دنوں جب حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اڑیسہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو بھوبنیشور پہنچنے پر وہاں کی جماعت کی طرف سے آنمحترم کی خدمت میں مکرم سید منظور احمد صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔

۲۔ اسی سلسلہ میں کٹک کی ایک بہن نے قلبی تاثرات لکھ کر بھیجے ہیں۔ افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش ان سب کی اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالےٰ جملہ احباب جماعت کے خلوص اور محبت میں برکت دے آمین۔

(ادارہ)

دعاہائے مغفرت

۱۔ میرے چچازاد بھائی مکرم جناب مولوی سید مشتاق احمد صاحب سونگڑوی نے ایک طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲ رجون کو اچانک داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت ہی نیک تقویٰ کی باریک در باریک راہوں پر ہمیشہ نظر رکھنے والے تھے۔ عرصہ سے اپنی بیماری کا علاج کرتے رہے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دعا کے ساتھ بعض دوائیں بھی مرحمت فرمائیں گذشتہ نومبر میں جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کہ میں نے دوائیں بہت استعمال کی ہیں۔ شاید یہ بھی ایک شرک خفی ہو۔ میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہ بخش دے۔ میں نے اور حاضر الوقت دیگر بزرگان نے سمجھایا کہ خدا ہی نے حکم دیا ہے کہ علاج کرو۔ اور جملہ ادویات بھی اسی کی پیدا کردہ ہیں اور ان میں تاثیر بھی اسی کی رحمت نے پیدا کی ہے

اس لئے اسی وجہ سے پریشان ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا بار بار مطالعہ کیا کرتے تھے جب کسی حوالہ کی ضرورت پڑے فوراً نکال دیتے۔ صوبہ اڑیسہ میں دو ہی شخص تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں پر خاصہ عبور رکھتے تھے ان میں سے ایک مکرم مولوی ہارون الرشید صاحب بھدرک والے ہیں اور ایک مرحوم تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر اور دعا کی توفیق دے۔ آمین مرحوم کی کوئی اولاد نہ تھی۔

خاکسار

سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ مقیم موسیٰ بنی مائینز

۲۔ خاکسار کی والدہ زلیخا بی بی صاحبہ آف سونگھڑہ کٹک کا مورخہ ۵/۶/۶۶ کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مخلص احمدی پنجوقتہ نماز نیز تہجد گذار اور خاندان میں صرف اکیلی احمدی تھیں۔ اور سلسلہ کی خاطر نیک جذبات رکھتی تھیں احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہِ کرم خاکسار کی والدہ محترمہ کیلئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلےٰ سے اعلےٰ جگہ دے آمین ثم آمین

طالب دعا

خاکسار مقبول احمد کٹکی

مقیم جمشید پور۔ بہار۔

تحریک وقف جدید میں دوگنا وعدہ کرنیوالوں کی فہرست

تحریک وقف جدید میں دوگنا وعدہ کرنے والے اور نئے شریک ہونے والوں کی پہلی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں پیش کر دی گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تحریک وقف جدید میں دوگنا وعدہ لکھوانے والے احباب اور نئے شریک ہونے والے دوستوں کی پہلی فہرست برائے دعا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں پیش کر دی گئی۔ اخبار بدر میں بھی اغراض دعا شائع کی جارہی ہے کہ احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ اُن احباب کو جنہوں نے حضور کی تحریک پر اپنا چندہ دوگنا فرمایا اور وہ احباب جو کسی سستی کی وجہ سے اب تک شریک نہ ہوسکے تھے۔ اب اللہ تعالےٰ نے انہیں توفیق بخشی ہے دعا فرمادیں اللہ تعالےٰ ان سب احباب کے اخلاص و اموال اور جذبہ قربانی میں برکت دے اور اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

فہرست وعدہ دوگنا کرنے والے احباب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ قادیان ۷۲/-
محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ ؍؍ ۳۰/-
حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ؍؍ ۲۶/-
محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ ؍؍ ؍؍ ۲۸/-
محترم افتخار احمد صاحب اشرف ؍؍ ۱۲/-
؍؍ سید بدرالدین احمد ؍؍ ۶/۳۸
؍؍ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب لالہ افغانان ؍؍ ۱۲/-
؍؍ بھائی اللہ دین صاحب ؍؍ ۱۲/۵۲
؍؍ چودھری عبدالقدیر صاحب ؍؍ ۲۴/-
؍؍ یونس احمد صاحب اسلم ؍؍ ۱۲/-
؍؍ مولوی سید محمد زکریا صاحب بھدرک ۱۸/-
؍؍ مولوی ہارون رشید صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ غلام مسیح مع برادران ؍؍ ۳۰/-
؍؍ شیخ شمس الدین صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ عبدالعزیز صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ محمد یونس صاحب ؍؍ ۱۲/۵۰
؍؍ قمرالدین شمشیر صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ محمد علی شاہ صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ گل محمد صاحب ؍؍ ۴/-
؍؍ عبدالرشید صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑہ والے ۱۳۰/-
؍؍ سید مبشر الدین احمد صاحب ؍؍ ۳۰/-
از طرف والدین مرحومین سید مبشر الدین احمد صاحب ؍؍ ۲۰/-
؍؍ حافظ صالح محمد صاحب سکندرآباد ۳۰/-
محترمہ فرحت اختر بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ صالح محمد صاحب ؍؍ ۱۵/-
محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب ؍؍ ۲۴/-
محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت علی محمد الہ دین صاحب ؍؍ ۱۸/-
محترم سلطان محمد صاحب ابن صالح محمد الہ دین صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ سیٹھ محمد غوث صاحب بانی کلکتہ ۲۰۰ نقد وصول
؍؍ میر احمد صادق صاحب حیدرآباد ۱۲/-
؍؍ احمد حسین صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ محمد صادق صاحب ؍؍ ۱۲/-

محترم محمد شمس الدین صاحب حیدرآباد ۱۲/-
؍؍ محمد احمد صاحب غوری ؍؍ ۱۲/-
؍؍ سیٹھ رشید احمد صاحب ؍؍ ۲۵/-
؍؍ ؍؍ بشیرالدین صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ اعجاز حسین صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ سیٹھ محمود احمد صاحب ؍؍ ۱۵/-
؍؍ احمد عبداللہ صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ محمد عبدالقیوم صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ عبدالعزیز خان صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ سید جہانگیر علی صاحب ؍؍ ۲۰/-
؍؍ سید حسین صاحب ؍؍ ۱۲/-
؍؍ ؍؍ جہانگیر احمد صاحب ؍؍ ۱۵/-
؍؍ ؍؍ سید عمر صاحب ؍؍ ۱۵/-
؍؍ محی الدین غوری صاحب ؍؍ ۱۲/-

وقف جدید میں امسال نئے شریک ہونے والے احباب

مکرم عبدالحکیم شاہ صاحب بھدرک ۶/-
؍؍ شیخ نورالدین صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ محمد بابل صاحب ؍؍ ۱/-
محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد ۶/-
محترمہ فیض النساء صاحبہ علی محمد الہ دین صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حافظ صالح محمد صاحب ؍؍ ۶/-
محترم سید سلام الدین صاحب سورو ۶/-
؍؍ صادق علی صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ شبیر علی خان صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ عبدالستار خان صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ شیخ زین الدین صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ امیرالدین صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ حسیرالدین صاحب ؍؍ ۶/-

(باقی کالم ۳ پر)

بقیہ فہرست کالم ۱ کا

محترم مشیرالدین صاحب سورو ۶/-
؍؍ شیخ عمر علی صاحب ؍؍ ۱/-
؍؍ مولوی محمد سلیمان صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ شیخ بدرالدین صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ عبداللہ صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ حفیظ اللہ صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ عبدالغفار خان صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ عبدالجبار خان صاحب ؍؍ ۶/-
؍؍ مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر ۵۴/-

انہوں نے ۶/ کے حساب سے ۹ سال کی رقم کے برابر وعدہ کیا ہے۔

مجھے آپ کی ضرورت ہے!

اس وقت مالی خدمات بجالانے کے لئے ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رض جیسی قربانی پیش کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور جن کی والہانہ امداد سے موجودہ اسلامی معاشرے کی مردہ رگوں میں حیات نو سرایت کر سکتی ہو۔ ایسے معیاری مخلصین سلسلہ کی مجھے ضرورت ہے اس لئے میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ

(۱) کیا آپ تحریک وقف جدید میں شریک ہیں
(۲) کیا آپ حضرت المصلح الموعود رض کی تحریک ابتداء سے تحریک وقف جدید میں حصہ لے رہے ہیں۔
(۳) کیا آپ حضرت المصلح الموعود رض کی خواہش کے احترام میں مرکز سے مطالبہ کی صورت میں اپنے کپڑے اور مکان تک بیچ کر خدمت دین کے لئے پیش کرنے کو تیار ہیں
(۴) کیا آپ جو غلبۂ اسلام کا فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے اس میں حصہ لینے کو ہر وقت تیار ہیں۔
(۵) کیا آپ جیسے دنیا کی کوئی طاقت خدمتِ اسلام کے کاموں سے روک نہیں سکتی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں
(۶) کیا آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آواز پر انتہائی مالی قربانی پیش کرنے کو تیار ہیں۔
(۷) کیا آپ اس سال حتی الوسع چندۂ وقف جدید دوگنا کرنے کو تیار ہیں
(۸) کیا آپ نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرنے کو تیار ہیں۔
(۹) کیا آپ جان و مال آبرو جو کچھ آپ کے پاس ہے خدا کے لئے وقف کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار پاتے ہیں۔
(۱۰) کیا آپ صحابہ کرام حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی قربانیوں والے اخلاص کے نمونہ کے علمبردار ہیں۔
(۱۱) کیا آپ مثیل مسیح موعودؑ کی آواز پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار ہیں
(۱۲) کیا آپ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کہ اب تک اگر تحریک وقفِ جدید میں شریک نہیں ہو سکے تو کیا اب شریک ہونے کے لئے تیار ہیں۔

بالآخر میں حضرت المصلح الموعودؓ کے الفاظ میں آپ لوگوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کرلے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں اور اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اسباب پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد پورا بھی کریں۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ضرورت واقفین زندگی معلّمین وقفِ جدید

سلسلہ کی خدمت کرنے کے خواہشمند نوجوان جو اپنی زندگیاں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف کریں جو مڈل یا انڈر میٹرک تک تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم مسائل دینی اور عقائد جماعت سے واقفیت رکھتے ہوں کی ضرورت ہے ایسے دوست اپنی درخواستیں اپنے تعلیمی کوائف، عمر و تجربہ کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر یا امیر کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔ انتخاب ہو جانے پر ان کو فی الحال بالمقطع ساٹھ روپے ماہوار الاؤنس دیئے جائیں گے۔

ایسی درخواستیں ۳۱ ۸/۶۶ تک ذیل کے پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔

خاکسار مرزا وسیم احمد انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

حضرت فضل عمرؓ فاؤنڈیشن فنڈ کے چندہ جات سے متعلق ضروری اعلان

چندوں کی اسم وار تفصیل آنی ضروری ہے

جملہ احباب جماعت اور سیکرٹریانِ مال کو پیشتر ازیں اس بات کی اطلاع دی جا چکی ہے کہ "فضل عمرؓ فاؤنڈیشن فنڈ" میں وعدہ جات اور وصولی کا انفرادی حساب نظارت ہذا میں رکھا جاتا ہے اور ہر وعدہ کنندہ کے وعدہ اور اسکی وصولی کی ماہوار اطلاع حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان کے توسط سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بغرض دعا بھیجی جاتی ہے۔

بعض جماعتوں کی طرف سے اس مد میں وصول شدہ رقم دفتر محاسب میں بھجواتے وقت وصولی کی انفرادی اطلاع نہیں بھجوائی جا رہی جس کی وجہ سے نظارت ہذا کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے اور کن کن وعدہ کنندگان کی طرف سے کتنی کتنی رقم وصول ہو چکی ہے اور کس کس دوست کے ذمہ بقایا ہے

لہٰذا جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس طرح چندہ عام اور چندہ تحریک جدید کی وصولی کی اسم وار تفصیل دی جاتی ہے اسی طرح چندہ فضل عمرؓ فاؤنڈیشن فنڈ کی رقوم مرکز میں بھجواتے ہوئے تاکہ نظارت ہذا ہر وعدہ کنندہ کے انفرادی وعدہ اور وصولی کے حساب کو ساتھ کے ساتھ مکمل رکھ سکے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھی ماہوار انفرادی وصولی کی رپورٹ پیش کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت اس ضروری بات کی طرف توجہ فرماتے ہوئے نظارت ہذا کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

خاکسار:-
ناظر بیت المال قادیان

دورہ پروگرام مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ یوپی و بہار مورخہ ۲۳ ۷/۶۶ تا ۲۷ ۸/۶۶

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ یوپی و بہار کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۳ ۷/۶۶ تا ۲۷ ۸/۶۶ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ جات و پڑتال حسابات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں اُمید ہے کہ جملہ عہدیداران کما حقہ تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
قادیان	-	-	۲۳ ۷/۶۶	
دہلی	۲۴ ۷/۶۶	۱	۲۵ ۷/۶۶	
صابع نگر	۲۶ —	۲	۲۸ —	
سنگھ گھنو	۲۸ —	۱	۲۹ —	
کانپور	۳۰ —	۲	۱ ۸/۶۶	
لکھنؤ	۱ ۸/۶۶	۱	۲ ۸/۶۶	
گونڈہ	۲ ۸/۶۶	۱	۳ ۸/۶۶	
لکھنؤ	۳ —	—	۳ —	
بنارس	۴ —	۱	۵ —	
بھدوہی	۵ —	½	۵ —	
بنارس	۵ —	½	۶ ۸/۶۶	
پٹنہ	۷ —	۱	۸ —	
مظفر پور	۸ —	۱	۹ —	
اوریس	۱۰ —	۱	۱۱ —	

(باقی صفحہ ۱۲ کالم ۱ پر)

خبریں

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ اخبار پرتاپ میں شائع شدہ خبر کے مطابق آج جب لوک سبھا کا موسم برسات کا سیشن شروع ہوا۔ تو اس میں زبردست ہنگامہ ہوا جسے پارلیمنٹ کی تاریخ میں بدترین ہنگاموں اور شور وغل آرائی میں شمار کیا جاتا ہے دو گھنٹہ تک انتہائی شور وغل ہوتا رہا حتیٰ کہ ڈپٹی سپیکر بھی ماند پڑ گئیں۔ اور کانگرسی اور اپوزیشن ممبروں میں زبردست جھڑپیں ہوئیں۔ ہاؤس کی کارروائی خوش اسلوبی سے چلانے میں سپیکر کی تمام کوششیں ناکام رہیں اس پر انہوں نے اجلاس ایک گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دیا۔ ہنگامہ یو، پی کے سرکاری ملازموں کی ہڑتال کے معاملہ پر شروع ہوا اپوزیشن ممبروں نے اس بارے میں متعدد تحاریک التواء پیش کر رکھی تھیں۔ اور انہیں برائے سماعت داخل کرنے کا معاملہ زیر غور تھا بہت سے اپوزیشن ممبروں نے الزام لگایا کہ یوپی میں آئینی حکومت ناکام ہو گئی ہے۔ اور صوبہ کا نظم ونسق مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج یوپی میں کوئی حکومت نہیں۔ لیکن ہوم منسٹر شری نندہ نے اس کی پرزور تردید کی۔ سپیکر نے اپوزیشن ممبروں اور شری نندہ کی تقاریر سننے کے بعد تحریک التواء مسترد کر دی۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ آج لوک سبھا میں حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد جو کمیونسٹ گروپ کے لیڈر پروفیسر ہیرن مکرجی و دیگر تین ممبروں نے پیش کی تھی۔ غور کے لئے داخل کر لی گئی۔ ۵۰ سے زیادہ ممبران نے تحریک کی حمایت کی۔ ان میں بائیں بازو کے کمیونسٹ پرجا سوشلسٹ سنگھ اور سنیکت سوشلسٹ پارٹی کے ممبر شامل تھے۔ سوتنتر گروپ نے تحریک کی حمایت نہیں کی۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ روسی سرکار پاکستان اور چین کے گٹھ جوڑ سے آگاہ ہے۔ لیکن آپ نے اس بارے میں روس کا رویہ بتانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ دو نوں ملکوں کے درمیان ہونے والی ہر بات بتائی نہیں جا سکتی۔ سوالات کے وقفہ کا نصف حصہ چین پاکستان گٹھ جوڑ کے سوالوں کی نذر ہو گیا اور اس دوران میں وزیر خارجہ نے یقین دلایا کہ ہم اس خطرہ سے آگاہ ہیں اور ہم ملک کی سلامتی اور یکجہتی کے تحفظ کے لئے دفاعی اور سیاسی سطح پر کارروائی کر رہے ہیں۔ شری سورن سنگھ نے ان خبروں کی تصدیق کی کہ چینی ماہرین پاکستانی ہوا بازوں کو مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں حصوں میں ٹریننگ دے رہے ہیں اس مطلب کے لئے چین نے انہیں مِگ ہوائی جہاز بھی سپلائی کئے ہیں۔ آپ نے اس خبر کی تصدیق یا تردید نہیں کی کہ چینی پاکستان کو چٹاگانگ میں بحری اڈہ بنانے کی کارروائیوں میں امداد دے رہے ہیں اور کہا کہ وہ اس خبر کی پڑتال کر رہے ہیں۔ آپ نے شری نول پربھاکر اور دیگر ممبروں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بھارت سرکار کو مشرقی پاکستان کا مشترکہ دفاع کرنے کے بارے میں چین اور پاکستان کے کسی سمجھوتہ کا علم نہیں ہے تاہم ان اطلاعات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ کچھ چینی ماہرین مشرقی پاکستان کے فوجیوں کو گوریلا جنگ کی ٹریننگ دے رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے آج لوک سبھا میں اپنے دورہ روس۔ یوگوسلاویہ اور متحدہ عرب ریپبلک کے حالیہ دورہ کے بارے میں ایک بیان دیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ روسی لیڈروں کے ساتھ بات چیت کے دوران میں نے ان معاملات کے بارے میں جن میں بھارت کو بھاری دلچسپی ہے۔ روس کی بنیادی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں پائی جاتی۔ روسی لیڈروں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ کشمیر کے بارے ان کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ روسی لیڈروں نے پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط بنانے کی خواہش ظاہر کی۔ مگر انہوں نے یقین دلایا کہ ایسا بھارت کے ساتھ دوستی کی قیمت پر نہ ہو گا۔ مجھے یہ بھی یقین دلایا گیا کہ روس نے پاکستان کو ہتھیار سپلائی نہیں کئے اور نہ ہی اس سے کوئی معاہدہ ہوا ہے۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ آج لوک سبھا میں وزیر دفاعی پیداوار شری اے ایم تھامس نے وقفہ سوالات کے وقت بتایا کہ بھارت میں مگ ۲۱ قسم کے جہازوں کو جوڑنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ انہوں نے ایک تحریری جواب میں بتایا کہ ناسک میں فیکٹری کی بلڈنگوں کی تعمیر اچھی رفتار سے شروع ہے پلانٹ مشینری اور سامان کی فراہمی بھرتی اور ٹریننگ کا کام اور دستاویزات کا ترجمہ کا کام منصوبہ کے مطابق جاری ہے

سنگل ۲۵ جولائی۔ پنجاب کے گورنر شری دھرم ویر نے بد عنوانیاں کرنے والے افسروں کے ساتھ سختی سے نپٹنے کا اعلان کیا ہے انہوں نے کہا کہ وہ ڈیم پر اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے افسروں کو تنزل کیا جاسکتا ہے حتیٰ کہ ان کے خلاف مقدمہ بھی چلایا جاسکتا ہے۔ گورنر نے کہا کہ ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف مہم کے اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ چھپا ہوا مال منڈیوں میں آ رہا ہے جو لوگ چھپا ہوا مال نہیں نکالیں گے ان کے خلاف کڑی کارروائی کی جائے گی۔ گورنر نے کہا کہ ہر شہری کا یہ فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کو ان مفاد پرست عناصر سے بچائے جو مجبوروں کی امداد کر کے افراتفری پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ سختی سے نپٹا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی۔ پاکستان سرکار نے افسروں کی سطح کی بات چیت کے متعلق بھارت سرکار کو جو مراسلہ بھیجا ہے وزارت خارجہ میں اس پر غور کیا جا رہا ہے دہلی کا ابتدائی ردعمل یہ ہے کہ پاکستان نے بات چیت پر آمادگی ظاہر کی۔ اس کے ساتھ کچھ فائدہ البتہ یہ مشال کے طور پر بھارت نے اسبات کی تصدیق طلب کی تھی ہے کہ مجوزہ میٹنگ میں کشمیر کے معاملہ کے متعلق بھی تصفیہ بات چیت ہو گی۔ دہلی کے باخبر حلقوں کو اس طرح کے مطالبہ پر حیرت ہوئی ہے کیونکہ بھارت نے یہ واضح کر دیا تھا کہ افسروں کی سطح پر بات چیت غیر مشروط طور پر ہونی چاہیئے پاکستان کو یہ اجازت نہ دی جا سکتی ہے کہ وہ کشمیر کا سوال اٹھائے تاہم بھارت چاہتا ہے کہ سب سے پہلے کم پیچیدہ مسائل پر توجہ دی جائے تاکہ ان کے تصفیہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات معمول

دورہ پروگرام (بقیہ صفحہ ۱۱)

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
مونگھیر	۱۱ ۸/۶۶	۱	۱۲ ۸/۶۶	
بھاگلپور مع برہ پورہ	۱۲ —	۲	۱۴ —	
خانپور ملکی	۱۴ —	۲	۱۶ —	
بلاری	۱۶ —	۱	۱۷ —	
رانچی	۱۸ —	۱	۱۹	
جمشید پور	۱۹ —	۲	۲۱	
موسی بنی مائینز	۲۱ —	۲	۲۳ —	
کلکتہ	۲۴ ۸/۶۶	۳	۲۷ ۸/۶۶	

ایک ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ و احباب ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۷ جولائی کے اخبار بدر میں صدر جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے چندہ مسجد کے لئے جو اعلان نظارت ہذا کی طرف سے اجازت دیئے جانے کے بارہ میں ہوا تھا وہ درست نہیں ہے۔ نظارت ہذا اور نہ ہی صدر انجمن احمدیہ نے ایسی کوئی اجازت جماعت مدراس کو دی ہے احباب جماعت احمدیہ ہندوستان مطلع رہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان